بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

بارہویں قسط

نعتیہ مشاعرہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ
محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا **محمد مسعود اظہر** قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ **الحاج محمد میاں** خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:..................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (بارہویں قسط)

اسپیکر:..................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..................نعتیہ مشاعرہ

زیرِ سرپرستی:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:..................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:..................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..................13

پبلشر:..................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ○ فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ○

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ○ ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما○

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

﴿نعتیہ مشاعرہ﴾

معزز حضرات، محترم خواتین، علمائے کرام اور شعراء! آج کی یہ جو مجلس ہے اِس میں مجھے مختلف شعراء کو دیکھنے سننے کا موقع میسر آیا۔آج مجلس مشاعرہ کا اہتمام کیوں کیا گیا اور اِس کا پسِ منظر کیا ہے؟ میں عرسِ قادری رضوی کے سلسلے میں کچھ عرض کردوں تاکہ آپ کی معلومات میں اضافہ ہو۔میں خود 1945 سے اور 1952 تک بریلی شریف محلّہ سوداگراں میں متعلم کی حیثیت سے رہا ہوں میرے تعلیم اور میری تربیت اسی آستانے سے وابستہ ہے۔یہ میرا حسنِ مقدر تھا کہ 1950 سے 1952 تک میں محلّہ سودگران کے مشاعرے کی نظامت کرتا رہا ہوں۔شعروشاعری میرا اپنا میدان ہے اور اِس میدان میں زمانہ طالبِ علمی بہت کچھ لکھتا رہا ہوں اور اب تو حال کچھ ایسا ہوگیا ہے کہ جو لکھا پڑھا تھا اب کچھ یاد نہیں رہے وہ عشق نے بھلا دیا۔ اب تو اللہ ھو اور زورِ مرشد نے ایسا دبایا کہ شعروشاعری کا سارا چسکا ختم ہوگیا۔لیکن

حضرتِ محمد ﷺ کی نعت وہ تو عین ایمان ہے۔ بریلی شریف کے عرس میں یہ دستور رہا ہے اور بڑا مبارک دستور ہے کہ تئیس، چوبیس اور پچیس عُرس کی تقریب ہوتی ہے۔ اور عرس سراپا قدس کی تقریب کی آغاز نعتیہ مشاعرہ سے ہوتا ہے، آج کا یہ نعتیہ مشاعرہ عرسِ قادری رضوی کی تقریب کی ایک شاندار کڑی ہے۔ یہ مشاعرہ وہاں کیوں ہوا؟ یہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ بریلی میں نعتیہ مشاعرے سے پہلے عام طور پر بہاریہ مشاعرہ ہوا کرتا تھا اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں اُن مشاعروں میں شریک ہوتا رہا۔ یہ وہ دور تھا جب جگر مرادآبادی، حفیظ جالندھری وغیرہ بڑے بڑے شعراء تھے اور اُن مشہور شعراء میں میں خود بھی شریک ہوا کرتا تھا اور اُس زمانے کو میں اب کے دور کے اعتبار سے زمانہ جاہلیت کہتا ہوں بہرحال اُس دور میں بہت سے شعر لکھے یعنی کہ نعتیہ مشاعرہ نہیں ہوتا تھا نعتیہ مشاعرہ کیلئے مشاعرے کے جو لوگ تھے اور شعر و ادب کے دلدادہ تھے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ نعتیہ مشاعرہ کا آغاز محلّہ سوداگران بریلی شریف سے کیا جائے کیوں کہ نعت لکھنے اور نظم و معانی کے امام، امام احمد رضا خان قادری محلہ سوداگران میں جلوہ فرما ہیں اور اُن کا آستانہ نعتیہ مشاعرے کیلئے نہایت موزو ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے نعتیہ مشاعرے کی بنیاد بریلی شریف کے محلّہ سوداگران میں رکھی گئی اور اسی سلسلے میں 1950ء سے 1952ء کئی سال میں شاعری کی نظامت کرتا رہا جبکہ میری عمر مشکل سے بائیس، تئیس سال ہوگی۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور آج کے دورِ شاعری میں اور ناقدین میں اور فنِ ادب کے جو دلدادہ ہیں وہ یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ نعتیہ شاعری کے میدان میں جتنے شعراء آج تک آئے اُن میں امام اہلسنت امام

احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام نہایت ہی اونچا ہے۔آج کے دور میں جب تلقین ہو رہی ہے جب ریسر چنگ کا سلسلہ جاری ہے ۔ جب حفیظ اور جوش نے کتابیں لکھیں تو مجنوں گورکھ نے اِس پر کلام کیا۔اِس کے علاوہ شمس بریلوی نے اِس پر لکھا۔جیسے جیسے زمانہ آگے بڑھتا چلا جارہا ہے امام اہلسنت کی نعتیہ شاعری امام الکلام کی حیثیت سے سامنے آرہی ہےاورشعراء حیران ہیں کہ اِس شخص کی زندگی میں وہ کونسا لمحہ تھا کہ جب آپ سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے تھے ،شعر بھی لکھتے تھے، میں آپ سے عرض کروں کہ شعر لکھنا اور وہ بھی نعتیہ شعر لکھنا بڑا ہی مشکل ہے۔ یہ مجاز کی بات نہیں ہے، یہ گفتگو بہار یہ شاعری کی نہیں ہے کہ فکرِ ادب اور حسنِ تخیل کی بنیاد پر شاعر سب کچھ کہتا چلا جاتا ہے لیکن یہاں عالم ہے سرکارِ دوعالم ﷺ کا یہاں بارگاہ ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی ، یہاں اگر نیچے آتا ہے تو ایمان جاتا ہے اور اگر اوپر جاتا ہے تو بھی ایمان جاتا ہے۔امام اہلسنت امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک رباعی لکھی ہے اور اُس میں خود ہی انہوں نے شعر و شاعری کا میدان متعین کر دیا ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ

میں ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بے جا سے ہے المنۃ للہ محفوظ

میں خود اپنے کلام سے ذوق لیتا ہوں، کس طرح قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی۔ اب آپ سمجھ لیجئے کہ ''قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی''۔یعنی رہے آدابِ شریعت ملحوظ۔اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس دور میں

نعت لکھی ہے ڈاک کا ترانہ ہر ہر گھر میں گونج رہا تھا۔شعراء کرام کی تاریخ میں ڈاک بڑا خوش نصیب شاعر گزرا ہے کہ جن کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے اُن کے تلامذہ میں علامہ اقبال مرحوم جیسے بھی آتے ہیں بہت اونچا مقام ہے ڈاک کا۔اور ڈاک کے شاگردوں اور تلامذہ میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھوٹے بھائی حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ خود بھی ڈاک کے شاگردوں میں سے تھے۔لیکن آپ کو سن کر حیرت ہوگی کہ اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کے شاگردوں میں سے نہیں ہیں شاعری میں بھی کسی کے شاگرد نہیں ہیں انہوں نے خود بخود شاعری کی طرح پر ایسا کلام لکھا ہے کہ آج دنیا حیران ہے،اور دنیا یہ کہنے پر مجبور ہے کہ کلام الامام امامِ الکلام۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان کا کلام وہ سارے کلاموں کا امام ہے اِس موضوع پر اگر کوئی میں گفتگو کروں تو اِس کیلئے کافی وقت کی ضرورت ہے۔تاریخ کے پسِ منظر میں میں نے اِس مشاعرے کا حوالہ دیا اب میں آپ کے سامنے رابرٹ کی ایک مشہور غزل ہے جس کو وہ جان و دل ہو عزیز وہ تیری گلی سے جائے کیوں؟ بڑی مشہور غزل ہے چونکہ یہ میرا اپنا میدان رہا ہے اور شعراء کرام کا کلام سن کر وہ یاد تازہ ہوگئی تو رابرٹ کی وہ مشہور غزل ہے کہ جس کو ہو جان و دل عزیز تیری گلی سے جائے کیوں؟ اور آپ سمجھتے ہیں کہ غالب تو پھر غالب ہے اور یہ بہاریہ ہے نعت نہیں ہے اور جب نعت لکھنے کیلئے غالب کو کہا گیا تو غالب بڑا ہوشیار شاعر اور آپ جانتے ہیں کہ غالب کا بات کرنے کا سلیقہ۔بڑھائے جائے غالب اُس کی بات،عبارت کیا،اشارت کیا،ادا کیا۔تو وہ خود بھی بڑا جان شاعری کیلئے رہا ہے مگر یہ

کہہ کرغالب آگے بڑھ گیا کہ ’’اور غالب جہاں تک سرکارﷺ کی تعریف وثناء کی بات ہے تو وہ اللہ پرچھوڑے دیتا ہوں، کیوں کہ اللہ ہی جانتا ہے اپنے حبیب کا مرتبہ اِس لئے حبیب کی ثنا بھی اللہ پر ہی چھوڑے دیتا ہوں‘‘ یہ تو غالب جیسا شاعر اِس میدان میں آیا اور کہہ کر آگے چلتا بنا۔تو اسی طرح اور شعراء بھی آئے کیونکہ نعت کی زمین نہایت ہی مشکل ہے لیکن میں اسی بحر میں اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو اشعار لکھے ہیں چند سناتا ہوں اور آج کی دنیائے شاعری میں اِس کا جواب نہیں ہے۔یعنی بہار میں بھی جواب نہیں تو نعت میں کیا جواب؟ تو وہ زمین جس کو ہو جان و دل عزیز تیری گلی سے جائے کیوں؟ دیکھئے اِس پر اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فاضل بریلوی نے کیا کیا اشعار لکھے ہیں۔حیرت ہوتی ہے کہ اِس زمین میں اور غالب کی زمین میں جو کچھ لکھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اور کیوں نہ ہو کہ امام الکلامِ کلام الامام۔سنئے ’’جس کو ہو جان و دل عزیز تیری گلی سے جائے کیوں؟‘‘ اعلیحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نعت میں عرض کرتے ہیں کہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

وہ اندازِ غالب تھا اور یہ اندازِ رضا ہے،انہوں نے تو چند اشعار لکھے ہیں لیکن اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھئے،عرض کرتے ہیں کہ

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہاں گنوائے کیوں؟

اور یہ شعر بھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے، عرض کرتے ہیں کہ

یادِ حضور کی قسم، غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم، کوئی ہمیں چھڑائے کیوں؟

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ شاہنامہ اسلام کے مصنف حفیظ جالندھری جب بریلی میں آئے تو اُن کے سامنے یہ شعر پڑھا گیا

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

تو حفیظ نے کہا کہ دِل چاہتا ہے کہ سارا دیوان اِس شعر پر قربان کردوں۔ کلام الامامِ امام الکلام

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

اَب سنئے، زبان دیکھئے کہ

دیکھ کہ حضرتِ غنی، پھیل پڑے فقیر بھی
اور چھائی ہے اَب تو چھاؤنی، حشر ہی آ نا جائے کیوں؟

یہ پھیل پڑے فقیر کی زبان کا شعر ہے۔ کلامُ الامامِ امامُ الکلام، اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ کلام ہے اور دنیا شاعری میں بے مثال ہے۔ اور شعر سنئے کہ

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ، نازِ دوا اُٹھائے کیوں؟

آپ سنتے چلئے اور یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ اِس مقام میں امام الکلام میں غالب سے بہت آگے۔ چاند میں آپ نے داغ اور دھبہ دیکھا ہوگا۔ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تشبیہہ واشارے سے کام لیتے ہوئے اُس میں بڑا رنگ پیدا کیا ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ

اُن کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر، داغِ جگر دکھائے کیوں؟

یہ دیکھئے یہ حدائقِ بخشش ہے اور مدینہ طیبہ میں دو، تین مرتبہ پورا دیوان پڑھ چکا ہوں مولانا ضیاء الدین القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں، جب سے یہ دیوان آیا ہاتھ میں اپنی شاعری تو بھول گیا بس کبھی کبھی دل مچلتا ہے تو پڑھ لیتا ہوں۔ شعرائے کرام اندازِ بیان دیکھئے کہ

اَب تو نہ روک اے غنی، عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں؟
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں، سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنئے ۔ یہ جو معراج کی رات آپ نے سنا ہے کہ آخر وجہ کیا ہے کہ یہ رات اندھیری رات تھی اور ستائیس کو معراجِ مقدس ہوئی۔ اُس میں ایک باریک نقطہ اعلیحضرت امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نکالا ہے عرض کرتے ہیں کہ

راہ نبی میں کیا کمی فرشِ بیاضِ دیدہ تھیں
اور چادرِ ظلِّ مل گجیں ،زیرِ قدم بچھائے کیوں؟

آنکھوں کی روشنی بچھا دی گئیں ،عرض کرتے ہیں کہ آنکھیں بچھی ہوئیں تھیں اور آنکھوں کی روشنی نچھاور ہو رہی تھی۔اور یہ جو سایہ ہے، یہ جو پرانا سایہ اور چاند کا سایہ بہت پرانا ہو چکا تھا ،بہت میلا ہو چکا تھا۔اور سنئے ،اندازِ محبت دیکھئے۔اللہ اللہ کیا حسنِ بیان ہے، اور بالکل مومن کا اندازِ ہے اور جو مومن کے انداز میں یہ بات کہاں؟ لکھا کہ

سنگِ درِّ حضور سے ،دل کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں؟

یہ میں اس لئے عرض کر رہا ہوں یقیناً آپ کے حدائقِ بخشش ہو گی لیکن اِس پر اب جو اِس پر تبصرہ حضرتِ شمس نے کیا ہے تحقیقی اور ادبی جائزہ اِس کو پڑھئے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام دنیائے شاعری میں اور نعتیہ شاعری میں کس قدر بلند ہے۔ یہ تو اِس پر ”کس کو ہو جان و دِل عزیز“ ایک نہیں جناب دو نعتیں آپ نے لکھی ہیں۔ظاہر ہے کہ یہ میرا اپنا انداز ہے میں پڑھوں گا تو آپ سر دُھنتے رہیں گے اور محسوس نہیں ہو گا کہ کیا ہو رہا ہے ایک اور بھی یہ غالب کی ہی طرح ہے کہ

اونچے نا شگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں

اِس پر اَن چند شعر سناتا ہوں جو کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ امام اہلسنت کو ہم جو امام اہلسنت کہتے ہیں وہ یونہی نہیں کہتے ہمارا امام صرف یہی نہیں کہ پچاس علوم وفنون کے فن میں وہ امام ہیں بلکہ شاعری کی دنیا میں بھی وہ امام

ہیں اور نعتیہ شاعری میں بھی اُن کا کوئی جواب نہیں ۔اب سنئے یہ ''غنچہ ناشگفتہ کو دور سے مت دکھا کہ یوں'' اُس میں شعر لکھے ہیں دو چار شعر عرض کروں گا۔عرض کرتے ہیں کہ

پوچھتے کیا ہو عرش پر ،یوں گئے مصطفیٰ کے یوں
کہ کیف کے پر جہاں جمے،کوئی بتائے کیا کہ یوں

یہ ردیف کی جو بندش ہے وہ دیکھئے، یہ عرس قادری رضوی ہے اور جن کا عرس ہے انہی کا کلام پیش کرر ہا ہوں ۔اُن کے در کا ایک دیوانہ،فقیرِ بارگاہِ رضوی آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔کہتے ہیں کہ ''دنا فتدلیٰ'' معراج کی رات یہ سب کچھ ہوا، کہ سرکارِ دو عالم ﷺ یوں گئے کہ

روحِ قدس سے پوچھئے، تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں
پوچھتے کیا ہو عرش پر ،یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

سبحان اللہ کیا شعر ہے،عرض کرتے ہیں کہ

دِل کو ہے فکر کس طرح ، مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر اِک ٹھوکر اُسے بتا کہ یوں

اور سنئے کہ باغ میں گل وبلبل کا جو ہنگامہ ہوتا ہے،اُس کو ایک رُخ دیا ہے اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔عرض کرتے ہیں کہ

باغ میں شکرِ وصل تھا ،ہجر میں ہائے ہائے گل
اور کام ہے اُن کے ذکر سے خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

اِس سلسلے میں بہت سے بحر ہے، دوسری بحر کے چند شعر پیش کرتا ہوں۔اور یہ سب اسی انداز میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھے ہیں۔ارشاد فرماتے ہیں۔

کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے میری آنکھ میں
اور نرگسِ مست ناز میں مجھ سے نظر چرائی کیوں؟

انداز دیکھئے کیا حسین انداز ہے کہ

ہونا ہو آج کچھ میرا ذکر ہوا حضور میں
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں؟

زمین دیکھئے کتنی مشکل ہے اور نعتیہ شاعری ہے۔نعت کے اشعار ہیں۔اردو میں ایک محاورہ ہے ہوا بتانا ''ہم نے فلاں کو ایک ہوا بتائی''۔کسی کو جرم دینا کہ کسی کو اپنے راستے سے ہٹا دینا۔اِس کو کہتے ہیں کہ ''میں نے فلاں کو اپنی ہوا بتا دی''۔اس کو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کلام میں ذکر کیا ہے، عرض کرتے ہیں کہ

نامِ مدینہ لے لیا چلنے لگی نسیمِ خلد
سوزشِ غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں ؟

آہِ سرد، عاشق ہو اور وہ بھی عاشقِ رسول ﷺ کو تو اُس کی آہِ سرد کو کیا کہنا

دل میں تو چوٹ تھی دبی، ہائے غضب ابھر گئی

یہ ہے شاعری میرے دوستو! وہ محسن کاکوروی کا دیوان آپ نے دیکھا ہوگا اور پڑھا ہوگا ''سمت کاشی سے چلا وہ اتھرا بادل'' یہ بڑا مشہور کافیہ لکھا ہے قصیدہ معراجیہ، محسن کاکوروی امام الکلام اپنے زمانے میں کہلاتے ہیں، جب یہ قصیدہ لے کر اعلیحضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنانے کیلئے آئے تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہریئے میں سنتا ہوں۔ تو عصر سے لے کر مغرب تک آپ نے اپنا قصیدہ لکھا اور وہ قصیدہ معراجیہ جس کا جواب میرے دوستو نہ ماضی میں ہے اور مستقبل میں تو کیا ہوگا۔

دل میں تو چوٹ تھی دبی، ہائے غضب اُبھر گئی
پوچھوتو آہِ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں؟

آپ جانتے ہیں کہ جب ٹھنڈی ہوا چلتی ہے تو زخم ابھرتا ہے۔

یادِ وطن سے تن کیا دشتِ حرم سے لائی کیوں؟

اللہ اکبر کیا انداز ہے آخری شعر پیش کر رہا ہوں۔

عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے
کی تو تھی سر کو آرزو ،دشتِ حرم سے لائی کیوں؟
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں؟
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

مشاعرہ اپنے حسنِ تمام کو پہنچا، خدا آپ کو ہمیشہ پائندہ اور تابندہ رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

حمد باری تعالیٰ

الحمد فاتحہ ہے قرآن کریم کا
لاریب ہر ورق ہے الف لام میم کا

جب سے لیا ہے نام خدائے رحیم کا
خطرہ نہیں رہا مجھے دزدِ رجیم کا

کیسے کروں میں شکر غفور رحیم کا
عرفان مجھ کو بخشا رسولِ کریم کا

بندہ ہوں کس کا بندہ رب کریم کا
یعنی شفیع حشر رؤف رحیم کا

صدقہ حضور پاک ﷺ کا انجام ہو بخیر
عالم بڑا ہی سخت ہے امید و بیم کا

ہر بے خبر کی رہتی ہے ہر پل جسے خبر
بندہ ہے خوشتر ایسے خبیر و علیم کا

باہتمام
مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA